Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | اتوار: ۷- شعبان ۱۴۱۳ھ، ۳۱- صلح ہش ۱۳۷۲، ۳۱- جنوری ۱۹۹۳ء | نمبر ۲۶

تم میں سے ہر ایک نگران ہے

تم میں سے ہر ایک اپنے گھر کا نگران ہے اور اس کے گھر میں جو افراد رہتے ہیں ان کے متعلق قیامت کے دن سوال کیا جائے گا۔ قیامت کے دن ایک عورت سے بھی سوال کیا جائے گا کہ اس نے دین کی خاطر کیا کیا قربانیاں کیں۔ اور مرد سے بھی یہ سوال کیا جائے گا کہ اس نے اس سے کیا کیا قربانیاں کروائیں۔ ایک بیٹے کے متعلق ماں سے بھی سوال کیا جائے گا کہ اس نے اپنے بیٹے سے کیا کیا قربانیاں کروائیں۔ مگر ساتھ ہی باپ سے بھی یہ سوال کیا جائے گا کہ اس نے اس بارہ میں کیا کچھ کیا۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ-الثانی)

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دیکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) فلاح وہ شخص پاوے گا جو اپنے نفس میں پوری پاکیزگی اور تقویٰ طہارت پیدا کر لے اور گناہ اور معاصی کے ارتکاب کا کبھی بھی اس میں دورہ نہ ہو اور ترکِ شر اور کسبِ خیر کے دونوں مراتب پورے طور سے یہ شخص طے کر لے تب جا کر کہیں اسے فلاح نصیب ہوتی ہے۔ ایمان کوئی آسان سی بات نہیں۔ جب تک انسان مر ہی نہ جاوے تب تک کہاں ہو سکتا ہے کہ سچا ایمان حاصل ہو۔

دیکھو ایمان کی دو ہی نشانیاں ہیں۔ اوّل درجہ یہ ہے کہ گناہ کو انسان چھوڑ دے۔ اور ایسی حالت اس کو میسّر آجاوے کہ گناہ کرنا گویا آگ میں پڑنا ہے یا کسی کالے سانپ کے منہ میں انگلی دینا ہے یا کوئی خطرناک زہر کا پیالہ پینے کے برابر ہے۔ پھر یاد رکھو کہ صرف ترکِ شر ہی نہیں نیکی ہے۔ نیکی اس میں ہے کہ ترکِ شر کے ساتھ ہی کسبِ خیر بھی ہو۔ ترکِ گناہ میں جب انسان اس درجہ تک ترقی کر جاوے تو پھر چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے منشاء کے موافق (———) بڑی سرگرمی سے نیک اعمال کو بجا لاوے اور کوئی روک اس کی طبیعت میں پیدا نہ ہو اور انشراحِ صدر سے نیکی کرنے پر قادر ہو جاوے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۵۶۱-۵۶۲)

معاشرے کی اصلاح کی کوشش کرنے میں خیر و برکت ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"بے پردگی کا ایک تعلق بے حیائی سے ضرور ہے اور جس معاشرہ میں اصل محرک بے حیائی ہو اور بے پردگی کی اصل وجہ نمائش ہو اور یہ ہو کہ عورت اپنے آپ کو زیادہ خوبصورت بنا کر غیروں کو دکھائے اور ان سے تعلقات بنائے یا کم سے کم رمز کنائے ہوں اور بے تکلف اپنی نمائش کر سکے اور اپنی جانب ان کو کھینچ سکے وہاں وہ عورتیں بھی ہزار بہانے پیش کر سکتی ہیں کہ ہمیں تو کالجوں کو جانا ہوتا ہے ہمیں تو فلاں جگہ جانا ہوتا ہے۔

ہم نے فلاں کام کرنے ہیں اس لئے ہم اس قسم کے پردے نہیں کر سکتیں۔ جو آپ سمجھ رہے ہیں۔ یہ پرانے زمانے کی باتیں ہوں گی۔ ہم مان ہی نہیں سکتیں کہ (کلام پاک) عورت کو اس طرح جکڑتا ہو۔ اب ان کا ظاہری عذر تو ہمیں قبول کرنا پڑے گا۔ اگر وہ ظاہر عذر کچھ طاقت رکھتا ہو۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اور بات کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آنکھوں کی خیانت سے واقف ہے۔ جب آنکھوں میں خیانت پیدا ہوتی ہے۔ دلوں کے ہزار پردوں میں چھپی ہوئی ہے تو ایسے خاندانوں سے جو عذر رکھ کر خود اپنے مستقبل کو تباہ کرتے ہیں اور اپنی اولادوں کے امن اور سکون کو لوٹنے کے سامان کر رہے ہیں ان سے میں کہتا ہوں کہ نہ میں تم سے کوئی بحث کر سکتا ہوں نہ جماعت کے وہ مخلص بندے جو تمہیں نصیحت کے رنگ میں اچھی باتیں کہتے ہیں اور تم سے بُری باتیں سُنتے ہیں وہ تم سے کوئی بحث کر سکتے ہیں لیکن خدا تم سے بحث کر سکتا ہے اور ایک بحث کرنے والا ایسا ہے جس نے تم سے وعدہ کیا ہے کہ قیامت کے دن میں ضرور تم سے حجت کروں گا۔ اور وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ان کی بحث کا مطلب یہ ہو گا کہ اس وقت تک تم اپنی بدی کے نتائج کو پا چکے ہو گے اور بات تم پر روشن ہو چکی ہو گی کہ تم غلط تھے۔ پس پردے کا مضمون ہو یا کوئی اور مضمون ہو خیانت کے مضمون کو اچھی طرح سمجھتے ہوئے اگر آپ اپنے معاشرے کی اصلاح کی کوشش کریں گے تو اسی میں آپ کے لئے خیر۔ اسی میں آپ کے لئے برکت ہے۔

(خطبہ فرمودہ ۱۳ نومبر ۱۹۹۲ء)

تقریب شادی

محترمہ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ تحریر فرماتی ہیں:-

مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب استاذ جامعہ احمدیہ ابن مکرم سید داؤد مظفر شاہ صاحب و صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ، کی شادی بہمراہ مکرمہ طیبہ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم سید محمد صادق شاہ صاحب آف بھگہ ۴- نومبر ۱۹۹۲ء کو انجام پائی۔ اگلے روز دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔

مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ- الثانی کے نواسے اور حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب کے پوتے ہیں۔

احباب کرام سے اس تعلق کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان نکاح

○ مکرم مسعود احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کا نکاح، ہمراہ عزیزہ سبوحی وسیم صاحبہ بنت مکرم مبشر احمد وسیم صاحب گورداسپوری ساکن دار الفضل ربوہ کے ساتھ مبلغ بتیس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے مورخہ ۲۵ جنوری ۹۳ء بعد عصر بیت المبارک میں پڑھایا۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات ہونے کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۱- صلح ۱۳۷۲ ہش ۳۱- جنوری ۱۹۹۳ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ - اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے - فرماتے ہیں:

۱ــــ اکثر ایسے مریض جن کے لئے ڈاکٹر بھی فتویٰ دے چکتے ہیں اور کوئی سامان ظاہری زندگی کے نظر نہیں آتے۔ ان کے واسطے دعا کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کو معجزانہ رنگ میں شفا اور زندگی عطا کرتا ہے گویا کہ مُردہ زندہ ہونے والی بات ہوتی ہے۔

۲ــــ اگر تم اس دنیا میں آرام کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو خدا کی طرف جھک جاؤ اور اپنی اصلاح کر لو اور پورے طور سے خدا کے ہو جاؤ۔

۳ــــ بعض اوقات حبِّ دنیا کا غلبہ بھی سلبِ ایمان کا باعث ہو جایا کرتا ہے۔ لہٰذا دنیوی امور میں بہت انہماک اور دنیوی امور کو اتنی اہمیت دے دینا کہ گویا دین ایمان اور آخرت کی پرواہ ہی نہ رہے۔ یہ بھی خطرناک زہریلا مرض ہے۔

۴ــــ اگر انسان تکبّر چھوڑ دے اور اخلاق اور ملنساری سے پیش آئے تو یہ بھی ایک بھاری معجزہ ہوتا ہے۔ اخلاقی معجزہ ہمیشہ اپنے اندر ایک زبردست تاثیر رکھتا ہے۔ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔

۵ــــ خدا تعالیٰ کیفیت کو چاہتا ہے۔ خدا ان سے محبت کرتا ہے جو اس کی عزت اور عظمت کے لئے جوش رکھتے ہیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ ایک باریک راہ سے جاتے ہیں اور کوئی دوسرا انکے ساتھ نہیں جا سکتا۔

۶ــــ اصل کیمیا تقویٰ ہے جس نے اس کو حاصل کر لیا اس نے سب کچھ حاصل کر لیا۔ اور جس نے اس نسخہ کو نہ آزمایا اس نے اپنی عمر ضائع کی۔

۷ــــ بیعت کرنے سے مطلب بیعت کی حقیقت سے آگاہ ہونا ہے۔

۸ــــ توکّل کرنے والے اور خدا کی طرف جھکنے والے کبھی ضائع نہیں ہوتے۔

۹ــــ اگر بار بار اللہ کریم کا رحم چاہتے ہو تو تقویٰ اختیار کرو۔ اور وہ سب باتیں جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ہیں چھوڑ دو۔

۱۰ــــ تکبّر اور شرارت بُری بات ہے ایک ذرا سی بات سے ستّر برس کے عمل ضائع ہو جاتے ہیں۔

مرا گمان یقیں میں بدل دیا تُو نے
مرے خرد پہ یہ کیسا کرم کیا تُو نے
مرے خیال کے سینے سے زخم رِستا تھا
بس اک نگاہ سے ہر زخم کو سیا تُو نے

ــــ ابوالاقبال

(۱)

تہِ محراب یہ راتیں کہاں تک
یہ اَن دیکھی ملاقاتیں کہاں تک
نقابِ رُخ اُٹھا کر سامنے آ
ورائے پردہ یہ باتیں کہاں تک

(۲)

خوشا یہ رات کی رنگین ساعت
کہ تُو خاشاک پر ہے جلوہ افروز
خوش آتی ہے تجھے خاموشیٔ شب
پسند آتا نہیں ہنگامۂ روز

(۳)

خوشا یہ سرمدی سرمست ساعت
کہ تُو ہے دوسرا کوئی نہیں ہے
مرے شانے پہ رکھّا ہے ترا ہاتھ
بساطِ خاک پر میری جبیں ہے

(۴)

تُو واقف ہے ضمیرِ کُن فکاں سے
تُو محرم ہے رموزِ جسم و جاں سے
مجھے اتنا بتا دے میرے صانع!
مَیں کیا موجود تھا پہلے جہاں سے

(۵)

خدا کو بھولنے کا نام دُنیا
خدا کی یاد میں دنیا بھی دیں ہے
حصولِ سیم و زر کی حرص دُنیا
حصولِ سیم و زر دُنیا نہیں ہے

سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہستیٔ باری تعالیٰ

ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے بازار میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔

(کشتی نوح ص ۲۰)

خدا زمین و آسمان کا نور ہے۔ یعنی ہر ایک نور جو بلندی اور پستی میں نظر آتا ہے خواہ وہ ارواح میں ہے خواہ اجسام میں اور خواہ ذاتی ہے اور خواہ عرضی۔ اور خواہ ظاہری ہے اور خواہ باطنی اور خواہ ذہنی ہے اور خواہ خارجی اسی کے فیض کا عطیہ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت رب العالمین کا فیض عام ہر چیز پر محیط ہو رہا ہے۔ اور کوئی اس کے فیض سے خالی نہیں۔ وہی تمام فیوض کا مبدا ہے اور تمام انوار کا علت العلل اور تمام رحمتوں کا سرچشمہ ہے۔ اسی کی ہستی حقیقی تمام عالم کی قیوم اور تمام زیر و زبر کی پناہ ہے۔ وہی ہے جس نے ہر ایک چیز کو ظلمت خانہ عدم سے باہر نکالا اور خلعت وجود بخشا۔ بجز اس کے کوئی ایسا وجود نہیں ہے کہ جو فی حد ذاتہ واجب اور قدیم ہو یا اس سے مستفیض نہ ہو بلکہ خاک اور افلاک اور انسان اور حیوان اور حجر اور شجر اور روح اور جسم سب اسی کے فیضان سے وجود پذیر ہیں

(براہین احمدیہ ص ۱۸۱ حاشیہ)

اس قادر اور سچے اور کامل خدا کو ہماری روح اور ہمارا ذرہ ذرہ وجود کا سجدہ کرتا ہے جس کے ہاتھ سے ہر ایک روح اور ہر ایک ذرہ مخلوقات کا مع اپنی تمام قویٰ کے ظہور پذیر ہوا۔ اور جس کے وجود سے ہر ایک وجود قائم ہے اور کوئی چیز نہ اس کے علم سے باہر ہے اور نہ اس کے تصرف سے۔ نہ اس کے خلق سے۔

(نسیم دعوت ص ۳)

خدا کی ذات غیب الغیب اور وراء الوراء اور نہایت مخفی واقع ہوئی ہے جس کو عقولِ انسانیہ محض اپنی طاقت سے دریافت نہیں کر سکتیں اور کوئی برہان عقلی اس کے وجود پر قطعی دلیل نہیں ہو سکتی کیونکہ عقل کی دوڑ اور سعی صرف اس حد تک ہے کہ اس عالم کی صنعتوں پر نظر کر کے صانع کی ضرورت محسوس کرے۔ مگر ضرورت کا محسوس کرنا اور شے ہے۔ اور اس درجہ عین الیقین تک پہنچانا کہ جس خدا کی ضرورت تسلیم کی گئی ہے وہ درحقیقت موجود بھی ہے یہ اور بات ہے۔ اور چونکہ عقل کا طریق ناقص اور ناتمام اور مشتبہ ہے اس لئے ہر ایک فلسفی محض عقل کے ذریعہ سے خدا کو شناخت نہیں کر سکتا۔ بلکہ اکثر ایسے لوگ جو محض عقل کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کا پتہ لگانا چاہتے ہیں آخر کار دہریہ بن جاتے ہیں۔ اور مصنوعات زمین و آسمان پر غور کرنا کچھ بھی ان کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اور خدا تعالیٰ کے کاملوں پر ٹھٹھا اور ہنسی کرتے ہیں اور ان کی یہ حجت ہے کہ دنیا میں ہزارہا ایسی چیزیں پائی جاتی ہیں جن کے وجود کا ہم کوئی فائدہ نہیں دیکھتے۔ اور جن میں ہماری عقلی تحقیق سے کوئی ایسی صنعت ثابت نہیں ہوتی جو صانع پر دلالت کرے بلکہ محض لغو اور باطل طور پر ان چیزوں کا وجود پایا جاتا ہے۔ افسوس وہ نادان نہیں جانتے کہ عدم علم سے عدم شئی لازم نہیں آتا۔ اس قسم کے لوگ کئی لاکھ اس زمانہ میں پائے جاتے ہیں جو اپنے تئیں اول درجہ کے عقلمند اور فلسفی سمجھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے وجود سے سخت منکر ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ اگر کوئی عقلی دلیل زبردست ان کو ملتی تو وہ خدا کے وجود کا انکار نہ کرتے۔ اور اگر وجود باری جلّ شانہٗ پر کوئی برہان یقینی عقلی ان کو ملزم کرتی تو وہ سخت بے حیائی اور ٹھٹھے اور ہنسی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے وجود سے منکر نہ ہو جاتے۔ پس کوئی شخص فلسفیوں کی کشتی میں بیٹھ کر طوفان شبہات سے نجات نہیں پا سکتا بلکہ ضرور غرق ہو گا اور ہرگز ہرگز شربتِ توحید خالص اس کو میسر نہیں آئے گا۔

(حقیقۃ ..... ص ۱۱۷-۱۱۸)

یاد رکھو کہ انسان کی ہرگز یہ طاقت نہیں ہے کہ ان تمام دقیق در دقیق خدا کے کاموں کو دریافت کر سکے بلکہ خدا کے کام عقل اور فہم اور قیاس سے برتر ہیں۔ اور انسان کو صرف اپنے اس قدر علم پر مغرور نہیں ہونا چاہیئے کہ اس کو کسی حد تک سلسلہ علل و معلولات کا معلوم ہو گیا ہے کیونکہ انسان کا وہ علم نہایت ہی محدود ہے۔ جیسا کہ سمندر کے ایک قطرہ میں سے کروڑم حصہ قطرہ کا۔ اور حق بات یہ ہے کہ جیسا کہ خدا تعالیٰ خود ناپیدا کنار ہے ایسا ہی اس کے کام بھی ناپیدا کنار ہیں۔ اور اس کے ہر ایک کام کی اصلیت تک پہنچنا انسانی طاقت سے برتر اور بلند تر ہے۔ ہاں ہم اس کی صفاتِ قدیمہ پر نظر کر کے یہ کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ خدا تعالیٰ کی صفات کبھی معطل نہیں رہتیں اس لئے خدا تعالیٰ کی مخلوق میں قدامت نوعی پائی جاتی ہے۔ یعنی مخلوق کی انواع میں سے کوئی نہ کوئی نوع قدیم سے موجود چلی آئی ہے۔ مگر شخصی قدامت باطل ہے۔ اور باوجود اس کے خدا کی صفت افناء اور اہلاک بھی ہمیشہ اپنا کام کرتی چلی آتی ہے وہ بھی کبھی معطل نہیں ہوئی۔

درحقیقت کوئی شخص خدا کو شناخت نہیں کر سکتا جب تک اس حد تک اس کی معرفت نہ پہنچ جائے کہ وہ اس بات کو سمجھ لے کہ خدا کے بے شمار کام ایسے ہیں کہ جو انسانی طاقت اور عقل اور فہم سے بالاتر اور بلند تر ہیں اور اس مرتبہ معرفت سے پہلے یا تو انسان محض دہریہ ہوتا ہے اور خدا کے وجود پر ایمان ہی نہیں رکھتا اور یا اگر خدا کو مانتا ہے تو صرف اس خدا کو مانتا ہے کہ جو اس کے خود تراشیدہ دلائل کا ایک نتیجہ ہے نہ اس خدا کو جو اپنی تجلی سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے اور جس کی قدرتوں کے اسرار اس قدر ہیں کہ انسانی عقل ان کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ جب سے خدا نے مجھے یہ علم دیا ہے کہ خدا کی قدرتیں عجیب در عجیب اور عمیق در عمیق اور وراء الوراء لا یدرک ہیں تب سے میں ان لوگوں کو جو فلسفی کہلاتے ہیں پکے کافر سمجھتا ہوں اور چھپے ہوئے دہریہ خیال کرتا ہوں۔ میرا خود ذاتی مشاہدہ ہے کہ کئی عجائب قدرتیں خدا تعالیٰ کی ایسے طور پر میرے دیکھنے میں آئی ہیں کہ بجز اس کے کہ ان کو نیستی سے ہستی کہیں اور کوئی نام ان کا ہم رکھ نہیں سکتے۔ جیسا کہ ان نشانوں کی بعض مثالیں بعض موقعہ پر میں نے لکھ دی ہیں۔ جس نے یہ کرشمۂ قدرت نہیں دیکھا اس نے کیا دیکھا؟ ہم ایسے خدا کو نہیں مانتے جس کی قدرتیں صرف ہماری عقل اور قیاس تک محدود ہیں۔ اور آگے کچھ نہیں۔ بلکہ ہم اس خدا کو مانتے ہیں جس کی قدرتیں اس کی ذات کی طرح غیر محدود اور ناپیدا کنار اور غیر متناہی ہیں۔

(چشمۂ معرفت ص ۲۶۸-۲۶۹)

قرآن شریف میں ایسی تعلیمیں ہیں کہ جو خدا کو پیارا بنانے کے لئے کوشش کر رہی ہیں۔ کہیں اس کے حسن و جمال کو دکھاتی ہیں اور کہیں اس کے احسانوں کو یاد دلاتی ہیں کیونکہ کسی کی محبت یا تو حسن کے ذریعہ سے دل میں بیٹھتی ہے اور یا احسان کے ذریعہ سے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ خدا اپنی تمام خوبیوں کے لحاظ سے واحد لاشریک ہے۔ کوئی بھی اس میں نقص نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام پاک قدرتوں کا اور مبدا ہے تمام مخلوق کا اور سرچشمہ ہے تمام فیضوں کا اور مالک ہے تمام جزا سزا کا اور مرجع ہے تمام امور کا۔ اور نزدیک ہے باوجود دوری کے اور دور ہے باوجود نزدیکی کے۔ وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے۔ اور وہ سب چیزوں سے زیادہ پوشیدہ ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس سے کوئی زیادہ ظاہر ہے۔ وہ زندہ ہے اپنی ذات سے اور ہر ایک چیز اس کے ساتھ زندہ ہے۔ وہ قائم ہے اپنی ذات سے اور ہر ایک چیز اسکے ساتھ قائم ہے اسنے ہر ایک چیز کو اٹھا رکھا ہے۔ اور کوئی چیز نہیں جس نے اس کو اٹھا رکھا ہو۔ کوئی چیز نہیں جو اس کے بغیر خود بخود پیدا ہوئی ہے۔ یا اس کے بغیر خود بخود جی سکتی ہے۔ وہ ہر ایک چیز پر محیط ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ کیسا احاطہ ہے۔ وہ آسمان اور زمین کی ہر یک چیز کا نور ہے اور ہر یک نور اسی کے ہاتھ سے چمکا اور اسی کی ذات کا پرتو ہے۔ وہ تمام عالموں کا پروردگار ہے۔ کوئی روح نہیں جو اس سے پرورش نہ پاتی ہو اور خود بخود ہو۔ کسی روح کی کوئی قوت نہیں جو اس سے نہ ملی ہو اور خود بخود ہو۔ اور اس کی رحمتیں دو قسم کی ہیں۔ (۱) ایک وہ جو بغیر سبقت عمل کسی عامل کے قدیم سے ظہور پذیر ہیں۔ جیسا کہ زمین اور آسمان اور سورج اور چاند اور ستارے اور پانی اور آگ اور ہوا اور تمام ذرات اس عالم کے جو ہمارے آرام کے لئے بنائے گئے ایسا ہی جن جن چیزوں کی ہمیں

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان ـــــ طیبہ مہار

محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ

والدہ صاحبہ فاطمہ بیگم اہلیہ چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ کی وفات کو ابھی چند ماہ گزرے ہیں۔ غم اور صدمہ کی کیفیت اب اداسی میں تبدیل ہو گئی ہے لگتا ہے۔ ہم پر اور والدہ صاحبہ پر ان کی بیماری اور وفات ایک امتحان آیا تھا جس میں سے ہم سب گزر گئے ہیں اور خدا کے فضل سے سرخرو ہو کر نکلے ہیں۔ کیونکہ وہ قادر خدا جو آزمانے والا ہے۔ وہ انعامات دینے والا بھی ہے۔ خدائے بزرگ و برتر نے ہمارے اس شدید صدمہ کو اپنے پیارے "امام وقت" کو وسیلہ بنا کر ہمیں اس کے برداشت کی توفیق بخشی۔

والدہ صاحبہ محترمہ فاطمہ بیگم اہلیہ چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ چیمہ صاحب ۱۹۳۰ء میں قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئیں پیدائشی احمدی تھیں۔ والدہ صاحبہ نے وہاں گاؤں کے مشن سکول میں تعلیم حاصل کی۔ آپ نے سات سال قادیان میں گزارے۔ میٹرک کرنے کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے قائم کردہ دینیات کالج میں بھی پڑھتی رہیں قادیان میں صوفی غلام محمد صاحب جو کہ ماریشیس کے پہلے مربی تھے۔ ان کی اہلیہ استانی ہاجرہ بیگم صاحبہ کے گھر رہیں۔

۱۹۵۱ء میں جب والد صاحب مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ ابھی جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم تھے تو آپ کے ساتھ شادی ہو گئی۔ والد صاحب کا تعلق چک ۳۵ (جنوبی) ضلع سرگودھا سے ہے۔ مگر والدہ صاحبہ تمام وقت ربوہ میں ہی رہیں۔

طبیعت میں انتہائی سادگی تھی۔ اپنے والدین کے گھر بہت خوشحالی دیکھی تھی۔ مگر مربی سلسلہ سے شادی کے بعد خود کو صحیح وقف کے رنگ میں ڈھال لیا۔ کوئی خوشی کا موقع ہو یا کسی غم کا وقت ہو۔ ہمیشہ ایک سے پروقار لباس میں ملبوس رہتیں۔ ہمیشہ سفید دوپٹہ اور سفید شلوار پہنتی تھیں ہم نے اپنی ہوش میں انہیں اس لباس کے علاوہ کسی اور لباس میں نہیں دیکھا۔ بہت کفایت شعاری سے تھوڑے روپوں میں گزارہ کیا۔ کبھی کوئی ناجائز اخراجات نہیں کئے۔ گھر کا ہر کام خود اپنے ہاتھوں سے کرتیں۔ نوکر رکھنا پسند نہ کرتی تھیں۔

آپ بہت قناعت پسند تھیں۔ دنیا کی عیش و عشرت پر خدا نے کبھی انہیں حسرت و یاس میں مبتلا نہیں ہونے دیا۔ کہا کرتی تھیں کہ میرا اچھے سے اچھے لوگوں سے ملنا جلنا ہے مگر مجھے کبھی خیال نہیں گزرا کہ وہ کیسا پہنتے اور کھاتے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے مجھے ایک غنی دل دے رکھا ہے۔ مجھے کبھی کسی کو دیکھ کر احساس کمتری نہیں ہوا۔ خدا تعالیٰ نے میرے کبھی کسی کام کو نہیں روکا۔ میں نیت کر دوں تو وہ پورا کر دیتا ہے۔ اس نے مجھے کبھی محتاج نہیں کیا۔ ان کا ایک مخصوص فقرہ جو وہ اکثر کہا کرتی تھیں یہ تھا کہ "خدا تعالیٰ کا مجھ پر بہت فضل ہے۔" اور یہ حقیقت بھی ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان کو کبھی بھی مایوسی میں نہیں چھوڑا۔ بیشمار واقعات کے تو ہم خود گواہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کیسے غیب سے ان کے کام کرتا کہ ان کا بھرم رہ جاتا۔

آپ مسلسل دس سال تک تعلیم القرآن کلاس میں جاتی رہیں۔ ایک دفعہ اس کلاس کے بارے میں جب الفضل میں مضمون شائع ہوا تو والدہ صاحبہ کا ذکر اس میں سب سے بڑی عمر کی طالبہ کی حیثیت سے ہوا۔ کلاس والے ٹیچر کی ذمہ داری سونپتے تھے۔ مگر آپ طالبہ بننا زیادہ پسند کرتی تھیں۔ جب ہم والدہ صاحبہ کو روکتیں کہ آپ ہمارے ساتھ کلاس میں نہ جایا کریں تو کہتیں کہ مجھے مولانا عبدالمالک صاحب کی آواز بہت پسند ہے اور قرآن کی دوہرائی ہو جاتی ہے۔ تمام طالبات کی طرح پورے شوق سے امتحان دیتیں اور رزلٹ نکلنے پر بہت خوشی اور فخر محسوس کرتیں کلاس کے نصاب میں شامل حضرت بانی سلسلہ کی کتب گھر کے کاموں سے فارغ ہونے کے بعد رات دیر گئے تک پڑھتیں۔ پھر ان کی خواہش ہوتی کہ ان کتب کی جتنی سمجھ ان کو خود آئی ہے دوسروں کو بھی سمجھائیں۔ باقاعدہ پوائنٹ گن گن کر ہمیں یاد کرواتی تھیں۔

اخبار الفضل، اور دوسری اخباروں کا مطالعہ گہری نظر سے کرتیں۔ گھنٹوں مصروف مطالعہ رہتیں۔ زندگی کے آخری سالوں میں لگتا تھا کہ تھک جاتی ہیں مگر اپنے شوق کے ہاتھوں مجبور ہوتیں۔

انڈونیشیا سے جب ربوہ جلسہ سالانہ پر وہاں کی جماعت کی خواتین آپ سے ملنے کے لئے آتیں تو آپ ان سے بہت پیار سے ملتیں۔ ان کی دعوت کرتیں اور انگلش میں بات کر کے اپنا مفہوم ادا کرتیں۔ بعد میں بہت خوش ہوتیں کہ دیکھو مجھے انگلش بولنے میں کوئی جھجک نہیں تھی۔

حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ بیشمار لوگوں سے گہرے مراسم تھے۔ کثرت سے لوگوں کے ساتھ ذاتی تعلقات تھے۔ ہر ایک کی بات بہت غور اور توجہ سے سنتیں اور بہت دلچسپی لیتیں یہاں تک کہ دوسرا یہ سمجھنے پر مجبور ہو جاتا کہ حقیقت میں اس کو میرے ساتھ گہری ہمدردی ہے۔ خط کا مضمون ہو یا زبانی بات ہو۔ اس قدر تفصیل سے اسے مکمل رنگ میں پیش کرتیں کہ اگلے کی تسلی ہو جاتی۔ مگر یہ ان ہی لمبی باتوں کا نتیجہ ہے کہ آج زیادہ تر افسوس کرنے والے جب ہمارے پاس آتے ہیں تو ہر ایک کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ یہ ثابت کرے کہ تمہاری امی کا جتنا دلی اور ذاتی تعلق مجھ سے تھا وہ کسی اور سے نہ تھا۔ اور میں سمجھتی ہوں کہ یہ سب اس وجہ سے ہے کہ اس طویل گفتگو میں انہوں نے نہ تو کبھی کسی کو تکلیف پہنچائی۔ نہ طنز کی بلکہ ایک خلوص کی جھلک نظر آتی۔ جس میں کوئی بھی دنیاوی ریاکاری نہ ہوتی۔ ہر بات صاف اور بلا جھجک کہہ دیتیں۔ اگر ہم منع کرنے کی کوشش کرتیں تو کہتیں کہ مجھے خدا کے سوا کسی کا ڈر نہیں۔

رشتہ داروں کے ساتھ بہت حسن سلوک سے پیش آتیں۔ مرکز سلسلہ میں رہنے کے باعث رشتہ داروں کی خدمت کا بہت موقع ملا۔ بے حد مہمان نواز تھیں۔ جلسہ سالانہ کے دوران اپنی ہمت اور طاقت سے زیادہ کام کرتیں۔ تین دن ختم ہونے کے بعد چوتھے دن بستر پر ہوتیں۔ ہر جلسہ سالانہ کے بعد سانس کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہو جاتیں مگر مہمانوں کی خدمت میں کبھی کمی نہیں آنے دی۔ چھوٹا سا کوارٹر تھا۔ جلسہ کے دوران سینکڑوں مہمان ہوتے۔ لیہ ضلع مظفر گڑھ کے غیر از جماعت بے شمار مہمان ہوتے اور سب بغیر بستر کے ہوتے۔ ہر کام کا انتظام خود کرتیں اور خود جلسہ کے دوران تین دن بغیر بستر کے کبھی کسی گرم کوٹ اور کبھی گرم چادر کو لپیٹ کر رات بسر کرتیں۔ جلسہ کے دنوں میں سارا سارا دن روٹیاں پکانے اور برتن دھونے میں مصروف رہتیں۔ بہت کم آپ کو جلسہ پر جانے کا موقع ملتا۔ کبھی تھوڑی دیر کے لئے حضور کی تقریر پر ہی جاتیں۔ کئی دفعہ کہا کرتی تھیں کہ اگر کبھی ہم بھی ربوہ سے باہر سے جلسہ پر آتے تو ڈٹ کر سارا دن جلسہ سنتے ان کی یہ خواہش بھی شاید پوری ہو جاتی اگر انہیں قادیان جلسہ پر جانے کا ویزا مل جاتا۔ دو دفعہ کوشش کی مگر شاید خدا تعالیٰ کو منظور نہ تھا۔

کبھی آپ کو حوصلہ ہارتے نہیں دیکھا ہمیشہ صبر اور شکر کے کلمات آپ کی زبان پر ہوتے۔ اگر کبھی کوئی اس کمی کا احساس دلاتا کہ آپ کا کوئی بیٹا نہیں ہے تو ہمیشہ جواب دیتیں کہ دیکھو میں بہت سارے لوگوں سے بہتر ہوں۔ مجھے تو خدا تعالیٰ نے بیٹیوں کی نعمت سے نوازا ہوا ہے۔ کچھ لوگ تو اس نعمت سے بھی محروم ہیں۔ اور اس پر خدا کا بہت شکر کرتیں۔ اور خود کو بہت مضبوط ظاہر کرتیں۔ کسی کام کے کرنے میں عار نہیں سمجھتی تھیں۔ گھر میں اگر کوئی مہمان آیا ہو اور کوئی چیز نہیں ہے جس کی کہ ضرورت ہو تو خود فوراً برقعہ پہن کر دوسرے دروازے سے بازار جاتیں اور لے کر آجاتیں۔ چہرے پر وہی بشاشت اور مسکراہٹ ہوتی۔ کسی طرح بھی اکتاہٹ یا پریشانی کا احساس نہ ہوتا اور نہ ہی اظہار کرتیں۔

ہم بیٹیوں کے لئے تو وہ ایک آہنی دیوار تھیں۔ ہمارے سامنے کبھی خود کو کمزور نہیں ہونے دیا۔ ہماری شادیوں کے مواقع پر بہت سے دنیاوی رشتوں کے فرائض انہیں ادا کرنے ہوتے تھے۔ رخصتی کے وقت کبھی کسی بیٹی کو گلے سے نہ لگاتیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جائے۔ نہ تو خود کمزور پڑتیں اور نہ ہی ہمیں کمزور ہونے کا موقع دیتیں۔ ہمیں کہتیں کہ گھبرانے کی کسی طرح کوئی بات نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سارے کام خود کر دیتا ہے۔ بیماری کے دوران کافی عرصہ فضل عمر ہسپتال میں داخل رہیں۔ میں کالج سے واپسی پر جب ہسپتال جاتی اور کسی ملنے والے کو اپنی تکلیف کی شدت سناتے ہوئے زاروقطار رو رہی ہوتیں تو مجھے دیکھتے ہی فوراً خود کو نارمل کر لیتیں اور عام روزمرہ کی باتیں اور بچوں کا حال پوچھنا شروع کر دیتیں۔

ہمارے لئے دعاؤں کا خزانہ تھیں جب آپ کی بیماری اپنی انتہا پر پہنچی ہوئی تھی تو میرے ہاں بچے کی پیدائش کا وقت تھا۔ بہت فکر اور پریشانی کا اظہار کرتیں مجھے کہتیں کہ دیکھو میں تمہارے ساتھ ہسپتال تو نہیں جا سکتی مگر میں ساری ساری رات تمہارے لئے دعا کرتی ہوں تم پر اللہ تعالیٰ اپنا غیر معمولی فضل کرے گا۔ کہتی تھیں کہ تمہارے لئے میں جو دعائیں پڑھتی ہوں تو مجھے لگتا ہے کمرے کی دیواروں سے بھی ساری رات ان کی گونج نکلتی ہے اور میں صبح تک تھک جاتی ہوں۔ ان پر خلوص دعاؤں کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے مجھ پر غیر معمولی فضل کیا۔ مگر افسوس کہ میں ان کو بتا نہیں سکتی تھی کیونکہ ان دنوں وہ اپنے مالک حقیقی کے پاس جانے کی جلدی میں تھیں اور مکمل طور پر بے ہوشی کی حالت میں ہونے کی وجہ سے دنیا سے ناطہ توڑ کر ہمیں سپرد خدا کر چکی تھیں۔

اپنی اس مختصر سی زندگی میں آپ پر سارے ہی دور آئے۔ تنگی کا زمانہ بھی گزرا۔ اور خوشحالی بھی دیکھی۔ مگر خدا تعالیٰ نے طبیعت میں ایسا اعتدال رکھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھا کہ کسی دور میں بھی ناشکری اور ریاکاری نظر نہیں آئی۔ جب الاؤنس کم تھا۔ تب بھی خدا نے آپ کے ہاتھ میں بہت برکت دے رکھی تھی۔ جب والد صاحب کو وراثت میں جائیداد ملی تو کبھی اس کا بے جا اظہار نہ کیا۔ اچھے سے اچھا کھا سکتی تھیں۔ پہن سکتی تھیں مگر ان کی طبیعت اس معاملہ میں بہت بے نیاز رہی۔ آپ کے مولا کو آپ اسی روپ میں پسند تھیں کہ آپ اپنے نفس کو مکمل طور پر کنٹرول میں رکھیں۔ بے جا آسائشوں کا اسے عادی نہ بنائیں تاکہ خدائے بزرگ و برتر اس کے بدلہ میں آپ کو روز آخرت انعام یافتہ لوگوں کی صف میں کھڑا کرے۔

آپ نے زندگی کے کسی دور میں بھی کبھی کسی سے ایک پیسہ بھی قرض نہیں لیا۔ اگر روپیہ نہیں ہوا تو اپنی ضروریاتِ زندگی کو مزید محدود کر لیا۔ مگر کسی کے آگے دست سوال دراز نہیں کیا۔ اس معاملہ میں بہت غیرت رکھتی تھیں۔ بہت مجبور بھی ہوتیں تو آپ کے بس کی بات نہ تھی کہ اپنے والد صاحب یا ہمارے والد صاحب سے کچھ مانگتیں۔ اگر کوئی خود بخود خیال کر لیتا تو مشکور ہو جاتیں۔ رشتہ داروں اور محلہ میں جس کسی کو قرض لینا ہوتا بے روک ٹوک آپ کے پاس آتا۔ لینے والے کا معاملہ بہت راز میں رکھتیں کہ اس کے وقار کو ٹھیس نہ پہنچے۔ آپ کی وفات کے وقت بہت سے لوگ آپ کے مقروض تھے لوگوں سے آپ کا تعلق ایسا تھا کہ لگتا تھا جیسے ہم نے بہت کم آپ کی بیماری کے دوران کسی کو کہا کہ آپ امی کے لئے دعا کریں بلکہ ہر ایک ہمیں پہلے ہی یہ کہہ کر یقین دلاتا کہ ہم آپ کی امی کے لئے بہت دعا کر رہے ہیں

تمام عمر تحریکِ جدید کے کوارٹر میں رہائش پذیر رہیں اور کسی نہ کسی طریقہ سے سلسلہ کی خدمت سرانجام دیتی رہیں۔ شادی سے قبل بھی سیالکوٹ کی جماعت میں مختلف عہدوں پر رہیں۔ شادی کے بعد عرصہ ۱۰ سال تک محلہ دارالصدر جنوبی کی صدر لجنہ رہیں۔ اس سے قبل کافی عرصہ تک سیکرٹری مال کا کام کرتی رہیں۔ سیکرٹری مصباح بھی رہیں اور نائب صدر کے عہدے پر بھی کام کرتی رہیں۔

صدارت تو انہوں نے اپنی نوعیت کی ہی کی تھی۔ گھر کا مکمل بوجھ آپ پر تھا۔ سمجھتی تھیں جیسے گھر کا ہر کام کرنا ان کے ذمہ ہے اسی طرح شاید صدر بن کر محلہ کا ہر کام آپ کے ذمہ ہے۔ مصباح کا کام ہو رہا ہے۔ چونکہ بہت سی ڈیوٹیاں اپنے ذمہ ہیں تو مصباح کے چندے کا ریکارڈ درست نہیں رکھا تو اپنی جیب سے رقم ادا کر رہی ہیں۔ ہر شعبہ کی سیکرٹری کی رپورٹ، سالانہ رپورٹ، صدر صاحبہ آدھی آدھی رات تک بیٹھ کر لکھ رہی ہیں۔ پرچے چیک کرنے کے لئے آتے ہیں تو خود بیٹھ کر چیک کر رہی ہیں۔ غرضیکہ جماعت کا ہر کام بڑی دلجمعی اور ذمہ داری سے کرتی تھیں۔ بیماری تو آپ پر ایک آزمائش تھی۔ مگر ہر گھڑی آپ کو خدا تعالیٰ کا شکرگزار ہی پایا۔ اکثر کمرے میں جاتے۔ ہائے ہائے کی آوازیں بند ہو گئی ہیں۔ شاید امی کو کوئی افاقہ ہو گیا ہے تو آپ کو نماز میں مصروف پاتے۔

اولاد سے خدمت کے معاملہ میں بہت خوش اور مطمئن تھیں۔ چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ بشریٰ رات کو زیادہ تر آپ کے پاس ہوتی تھیں ان کے بارے میں امی کہا کرتی تھیں کہ اگر میں رات کو ساٹھ دفعہ بھی ہائے کرتی ہوں تو بشریٰ نے ہر دفعہ میری بازو پکڑی ہوتی ہے۔

بے شمار واقعات میں وقف نبھاتے نبھاتے آپ اتنی عادی ہو چکی تھیں یا شاید خدا نے ان کو زندگی میں ہی اس انعام کی لذت سے آشنا کر دیا تھا جو ان کو روز آخرت ملنے والا تھا میری سب سے بڑی ہمشیرہ امۃ الحمید فوزیہ کا رشتہ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے عمداً کیا۔ کہتیں تھیں کہ میرے والد صاحب نے چاروں بیٹوں میں سے ایک کو وقف کر دیا اور میں بھی اسی روایت کو قائم کر رہی ہوں۔ زمانے کی گرمی و سردی تنگی ترشی غرض ہر چیز نے ان کے ایمان باللہ کو ان کے تقویٰ کو تقویت دی نہ کہ اس سے متزلزل کر دیا۔ حضور انور حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کمال اظہار شفقت فرماتے ہوئے ہمارے دکھی دلوں کو بہت سہارا دیا۔ ہم جو اپنی والدہ پر بہت اظہار کرتے تھے۔ سوچ نہیں سکتے تھے کہ ان کے بغیر ہمارا گذارہ ہو گا۔ ہمارے ساتھ ان کے بے شمار دنیاوی رشتے تھے وہ ماں بھی تھیں۔ دوست بھی تھیں اور بہنانی بھی تھیں۔ ہمارے سروں پر ایک مضبوط سائبان تھیں جنہوں نے اپنی زندگی کی قربانی دے کر ہماری چار زندگیوں کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ ان کی بیماری کی شدت کی انتہا تھی کہ ہمیں ان سب رشتوں کو الوداع کہنا تھا۔ بیہوشی میں تڑپ تڑپ کر بستر سے گرتی تھیں۔ اس حالت کے موجب خدا تعالیٰ نے ہمارے ذہنوں کو مکمل طور سے ان کی جدائی کے لئے تیار کر دیا تھا۔ ہم ان کو رخصت کرنے کے لئے تیار تھے۔ کیونکہ ہمارے کمزور حوصلے اس بات کی اجازت نہیں دے رہے تھے کہ امی مزید یہ تکلیف پائیں۔ جب روح اپنے خدا کے پاس حاضر ہو گئی تو جسم خاکی کو ایک عرصہ کے بعد مکمل پرسکون کر گئی اور چہرے پر ایک لازوال مسکراہٹ چھوڑ گئی۔ آپ کے چہرے کی مسکراہٹ تو کوئی اور ہی پیغام دیئے جا رہی تھی۔ مسکراہٹ کیوں نہ ہوتی جبکہ امام جماعت ان کی ہر تکلیف کو اپنی سمجھ رہا ہے بلکہ گمان ہوتا ہے کہ اپنی تکلیف پر ترجیح دے رہا ہے۔ گویا کہ پورے اعزاز سے دنیا سے رخصت کر رہا ہے۔ ہم پر بیتنے والی دکھ کی اس کہانی کو رحیم و کریم خدا اتنی جلدی خوشی میں بدل دے گا۔ ہم سوچ نہیں سکتے تھے۔ یہ اپنے پیارے امام کا لا انتہا کا پیار شفقت اور ظرف ہے جو ہمارے لئے بہت بڑا انعام اور ہم پر احسان عظیم ہے۔ آپ نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کے ساتھ والدہ صاحبہ کا ذکر خیر فرمایا اور جنازہ غائب پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ حضور کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

والدہ صاحبہ کو وہ سعادت نصیب ہوئی کہ افسوس کے ساتھ ساتھ ہمیں مبارک باد کے پیغام اور خطوط ملنے شروع ہوئے کہ آپ کی والدہ کی موت قابل رشک ہے ہم واقعی مبارک کے مستحق ٹھہرے کہ ہماری والدہ کا جنازہ ربوہ میں ہزاروں افراد نے پڑھا اور علاوہ ازیں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کے ساتھ ساتھ پوری دنیا میں جماعتوں نے آپ کا جنازہ غائب ادا کیا۔ اور اس طرح سے خدا تعالیٰ نے بظاہر ایک عاجز اور معمولی نظر آنے والے انسان کو اس پر اپنا احسان کرتے ہوئے اس کی ہر قربانی کو قبول کیا۔ جہاں اور بہت سے انعامات اس کے مقدر میں رکھے وہاں اسے تاریخ احمدیت کے باب کا ایک حصہ بنا دیا۔ بیماری کے دوران حضور نے عزیزہ ثمینہ فرخ کے خط کے جواب میں اپنے ہاتھ سے تحریر فرمایا۔

"میں آپ کی والدہ کو بہت اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ میرے دل میں ان کا بڑا احترام ہے۔ نہایت پاکباز۔ وفا شعار۔ خاموش قربانی کرنے والی خاتون ہیں۔ ان کی عظمت کرد[illegible] تقاضا کرتی ہے کہ ان کے لئے درد دل سے دعا کی جائے۔ میری طرف سے والدہ صاحبہ کی بیمار پرسی بھی کریں۔ اور محبت بھرا سلام بھی دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔" خطبہ فرمودہ ۳ اپریل ۱۹۹۲ء میں حضور نے والدہ صاحبہ کے بارے میں فرمایا

"وہ ایک بہت ہی فدائی اور غیر معمولی صابرہ واقف زندگی عورت تھیں خاوند نے وقف کیا۔ شادی کے ۴۱ سال کے عرصہ میں صرف ۱۱ سال اکٹھے رہنا نصیب ہوا اور ۳۰ سال جدا رہے۔ ان کی چار بچیاں ہیں۔ ان کو پڑھانا بڑھانا اور ان کی دیکھ بھال شادیاں بھی خود کیں۔ کلیتہً ذمہ داری قبول کی" مزید حضور نے فرمایا۔

"بڑی صابرہ شاکرہ کسی قسم کا کوئی تصنع نہیں۔ کوئی ریاء نہیں۔ بہت سادہ زندگی سلسلہ کی فدائی۔ دس سال تک صدر لجنہ بھی رہیں۔ قرآن کریم پڑھانے کا بہت شوق تھا اور خود بھی بڑے شوق سے سیکھا۔" حضور نے مزید فرمایا۔

"اس کو وقف کہتے ہیں۔ خاوند نے وقف کیا اور کامل وفا کے ساتھ بیوی نے اپنی زندگی کی ساری جوانی دین کے حضور پیش کر دی سارے دکھ خود اٹھائے اور خاوند کو بے فکر کر کے دین میں چھوڑ دیا۔"

یقیناً ہمیشہ سے ہر اولاد کے اپنے والدین اور بزرگوں کے بارے میں بہت ہی اچھے خیالات ہوتے ہیں۔ وہ انہیں گناہوں سے پاک اور مبرا نظر آتے ہیں۔ ہمارے دل و دماغ بھی کچھ اسی طرح کی گواہی دے رہے ہیں۔

ہم دعا گو ہیں اور خدا تعالیٰ کی رحمت لامحدود سے امید کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ آپ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے گا۔ آپ کی بخشش کرے گا۔ آپ کی اولاد در اولاد کو تقویٰ کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے گا۔ تا روزِ حشر آپ کا سر فخر سے بلند ہو۔ ہم پر اپنی رحمت کا سایہ رکھے گا۔ ہمیں ہر شر سے محفوظ رکھے گا۔ ہماری ہر کمزوری اور گناہ کی پردہ پوشی کرے گا۔ ہمیں ہر آزمائش سے محفوظ رکھے گا۔ اور یقیناً والدہ صاحبہ اپنے پیارے خدا کے نزدیک بہترین بندوں میں ٹھہرائی جائیں گی۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

تحریک جدید دائمی ہے

"یہ تحریک ہے تو دائمی۔ نہ صرف دائمی ہے بلکہ ہمارے ایمان اور اخلاص کا تقاضا ہے کہ یہ تحریک ہمیشہ جاری رہے۔ جس طرح روٹی کھانا دائمی ہے۔ لیکن جب ہمیں روٹی نہیں ملتی تو ہم چلاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے سامنے گڑگڑاتے ہیں کہ وہ ہمیں روٹی دے۔ اسی طرح ہمیں اشاعتِ دین کی ضرورت ہے اگر ہمیں اشاعتِ دین کی توفیق ملتی ہے تو ہم تو خدا تعالیٰ کے ممنونِ احسان ہوتے ہیں۔ اگر ہمیں اشاعتِ دین کی توفیق نہیں ملتی تو ہم شکر نہیں کرتے بلکہ ہم خدا تعالیٰ کے سامنے گڑگڑاتے ہیں کہ اس نے ہم میں کیوں ضعف پیدا کر دیا ہے۔ ہم دین کی خاطر کیوں قربانی نہیں کر سکتے جتنی قربانی ہم پہلے کرتے تھے یہی ایمان کی ایک زندہ علامت ہے۔ اگر یہ علامت نہیں پائی جاتی تو سمجھو کہ ایمان نہیں پایا جاتا۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشکریہ روزنامہ ڈان

طبّ وصحت

ڈاکٹر ایس۔ ایف نقوی کراچی ڈان کے ۱۹ جنوری ۱۹۹۳ء کے شمارے میں طب وصحت کے بارے میں کہتے ہیں کہ ۱۱ نومبر ۱۹۹۲ء کو یہ ماننے کے باوجود کہ ۲۰۰۰ء میں اب صرف آٹھ سال رہ گئے ہیں سیالکوٹ میں ہمارے وزیراعظم صاحب نے اس بات کو دہرایا کہ گورنمنٹ اس بات کی مکلف ہے کہ ۲۰۰۰ء تک ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے چارٹر کے مطابق ہر شہری کو طبی سہولیات فراہم کرے۔ یہ ایک وعدہ تھا اور کہا جا سکتا ہے کہ ایک نہایت سنجیدہ اعلان جس سے حکومت کے ارادے کا پتہ چلتا ہے کہ وہ آلما آٹا (سوویت تاجکستان) کے ۱۲ ستمبر ۱۹۷۸ء کے ڈیکلریشن پر عمل درآمد کرے گی۔ یہ پالیسی دستاویز ایک خاصی طویل اور بہت اچھی لکھی ہوئی تحریر ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ مقاصد کیا ہیں اور تمام دستخط کرنے والے کس طرح اس پر عمل کریں گے اور ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہوئے۔ اور پی۔ آر۔ سی کو اس تحریر کے مطابق بناتے ہوئے کام کریں گے۔ الغرض پی۔ آر۔ سی میں ایسی باتیں شامل ہیں جس سے صحت کے مسائل کے متعلق تعلیم دینا مقصود ہے اور وہ طریقے بتائے گئے ہیں جن سے بیماریوں کو روکا جا سکتا ہے یا ان پر کنٹرول کیا جا سکتا ہے اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ غذائیت والی خوراک کس طرح مہیا کی جائے اور محفوظ پانی کس طرح فراہم کیا جائے اور اسی طرح بنیادی باتیں جو سینی ٹیشن کے لئے لازمی ہیں ان کا بھی ذکر ہے۔ ان باتوں کے علاوہ بچوں کی صحت اور فیملی منصوبہ بندی کا بھی ذکر ہے۔ اس بات کا بھی ذکر ہے کہ بڑی بڑی متعدی بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے کیا طریقے ہیں۔ بیماریوں کے کس طرح علاج کئے جا سکتے ہیں اور کس طرح زخموں پر پھاہے رکھے جا سکتے ہیں اور ان سب باتوں کے علاوہ ضروری دوائیں کس طرح مہیا کی جا سکتی ہیں۔ تمام حکومتوں کو مشورہ دیا گیا تھا کہ وہ قومی پالیسیوں میں ایسی سکیمیں تیار کریں۔ جن پر عمل کرتے ہوئے ایک ایسی مہم چلائی جا سکے جس سے بنیادی صحت کا خیال رکھنا مقصود ہو اور دراصل یہ ایک حصہ ہو اس ساری سکیم کا جس سے ساری قوم کی صحت کو مختلف علاقوں کے باہمی تعاون سے بہتر رکھا جا سکے۔ ہمیں ۴۵ سال ہو گئے ہیں ہمارا صحت کے سیکٹر میں جو تجربہ ہے وہ نہایت تکلیف دہ اور مایوس کن ہے۔ ۱۹۹۳ء میں بھی ہماری کوئی ہیلتھ پالیسی نہیں ہے۔ تمام پانچ سالہ پلانز ایسی رہی ہیں جن سے صحت کے سیکٹر میں ناکامی نمایاں تھی۔ جہاں تک طبی تعلیم کا تعلق ہے۔ اس کے اعداد و شمار بھی ناقابل تسلی ہیں۔ اور یہ بتاتے ہیں کہ ہمیں کس طرح مایوسی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ جہاں تک شرح آبادی کا تعلق ہے یہ ۳ء۲ فی صد ہے۔ ساری دنیا میں سب علاقوں سے زیادہ ہمارا شرح خواندگی ۲۶ فی صد ہے اور یہ دونوں ایسی باتیں ہیں جن کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ اگر ہم صرف خواتین ہی کی تعلیم پر توجہ دیں۔ بچوں کی اکثریت یعنی ۸۵ فی صد ایسی ہے جنہیں غذائیت سے بھرپور خوراک نہیں ملتی۔ ہر روز ۸۰ مائیں بچے کی پیدائش کے دوران جان سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہیں۔ ہر سال ۵ لاکھ بچے مر جاتے ہیں۔ بچوں کی شرح اموات ہزار میں سے ۱۰۶ ہے۔ ایک ہزار بچوں میں سے ۲۶۸ بچے ایسے ہیں جو زندگی کے پہلے پانچ سالوں میں ختم ہو جاتے ہیں ہر سال ۲,۲۸,۰۰۰ بچے اسہال سے ہلاک ہو جاتے ہیں صرف ۴۵ فی صدی لوگ ایسے ہیں جنہیں صاف پانی میسر ہے جبکہ ۵۵ ملین گویا کہ ساڑھے پانچ کروڑ پاکستانی ایسے ہیں جو کسی ایسے مرکز تک نہیں پہنچ سکتے جہاں ان کی صحت کا خیال رکھا جاتا ہے۔ ۹,۸۰,۰۰۰ ایسے ہیں جن کے لئے حفظانِ صحت کی کوئی آسانیاں موجود نہیں ہیں۔ اور ۴۵ فی صد عورتیں ایسی ہیں جو دورانِ حمل خون کی کمی سے متاثر ہوتی ہیں۔ ہمارے پاس اس وقت پچاس ہزار کے قریب ڈاکٹر ہیں اور رجسٹرڈ نرسیں ۹۴۲۱ ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک نرس اس وقت ۶,۲۰۲ مریضوں کے لئے موجود ہے۔ عام طور پر زندگی ۵۲ سال ہے۔ صرف ایک فی صد سے بھی کم جی۔ این۔ پی کا حصہ صحت پر خرچ کیا جاتا ہے۔ یہ بات ہمیشہ دل کو تکلیف دینے والی رہی ہے کہ صحت کے متعلق قوم میں کیا ہو رہا ہے۔ یعنی اوپر دیئے گئے اعداد و شمار تکلیف کا باعث بنتے ہیں لیکن یہی کچھ ہمیں صحت کے سیکٹر میں نظر آتا ہے۔ اب صرف ۲,۵۴۰ دن ۲۰۰۰ء تک پہنچنے کے لئے رہ گئے ہیں۔ اس لئے اس بات کی کوئی امید نہیں کہ ہم اپنی عالمی ذمہ داریوں کو نبھا سکیں گے اور جو ہم نے سنجیدگی کے ساتھ وعدے کئے ہوئے ہیں۔ وہ پاکستانی شہریوں کے لئے پورے کر سکیں گے۔ غربت ناخواندگی۔ غذائیت سے محروم خوراک یہ ہمارا ورثہ ہے اور یہی باتیں ہیں جن کے ساتھ ہم ۲۱ ویں صدی میں داخل ہوں گے اور یہ باتیں صحت کے لئے انتہائی افسوسناک ہیں۔ لیکن ہم نے گذشتہ تقریباً نصف صدی میں یہی کچھ حاصل کیا ہے اور وہ بھی ایسی حالت میں کہ ہم ایک آزاد قوم ہیں۔ یہ جو کچھ کہا گیا ہے یہ ہماری سوچ کے لئے بڑی کڑوی چیز ہے۔ خاص طور پر ان لوگوں کے لئے جو ملک کے حکمران ہیں۔

بقیہ: صد ۳

ضرورت تھی وہ تمام چیزیں ہماری پیدائش سے پہلے ہی ہمارے لئے مہیا کی گئیں۔ اور یہ سب اس وقت کیا گیا جب کہ ہم خود بخود موجود نہ تھے۔ نہ ہمارا کوئی عمل تھا۔ کون کہہ سکتا ہے کہ سورج میرے عمل کی وجہ سے پیدا کیا گیا۔ یا زمین میرے کسی شدھ کرم کے سبب سے بنائی گئی۔ غرض یہ وہ رحمت ہے جو انسان اور اس کے عملوں سے پہلے ظاہر ہو چکی ہے جو کسی کے عمل کا نتیجہ نہیں۔ (۲) دوسری رحمت وہ ہے جو اعمال پر مترتب ہوتی ہے اور اس کی تصریح کی کچھ ضرورت نہیں۔

جو شخص چاہتا ہے کہ اسی دنیا میں اس خدا کا دیدار نصیب ہو جائے جو حقیقی خدا اور پیدا کنندہ ہے پس چاہیئے کہ وہ ایسے نیک عمل کرے جن میں کسی قسم کا فساد نہ ہو۔ یعنی عمل اس کے نہ لوگوں کے دکھلانے کے لئے ہوں۔ نہ ان کی وجہ سے دل میں تکبر پیدا ہو۔ کہ میں ایسا ہوں ایسا ہوں۔ اور نہ وہ عمل ناقص اور ناتمام ہوں اور نہ ان میں کوئی ایسی بدبو ہو جو محبت ذاتی کے برخلاف ہو بلکہ چاہیئے کہ صدق اور وفاداری سے بھرے ہوئے ہوں۔ اور ساتھ اس کے یہ بھی چاہیئے کہ ہر ایک قسم کے شرک سے پرہیز ہو۔ نہ سورج نہ چاند نہ آسمان کے ستارے نہ ہوا۔ نہ آگ نہ پانی۔ نہ کوئی اور زمین کی چیز معبود ٹھہرائی جائے۔ اور نہ دنیا کے اسباب کو ایسی عزت دی جائے اور ایسا ان پر بھروسہ کیا جائے کہ گویا وہ خدا کے شریک ہیں اور نہ اپنی ہمت اور کوشش کو کچھ چیز سمجھا جائے کہ یہ بھی شرک کی قسموں میں سے ایک قسم ہے بلکہ سب کچھ کر کے یہ سمجھا جائے کہ ہم نے کچھ نہیں کیا۔ اور نہ اپنے علم پر کوئی غرور کیا جائے۔ اور نہ اپنے عمل پر کوئی ناز۔ بلکہ اپنے تئیں فی الحقیقت جاہل سمجھیں اور کاہل سمجھیں اور خدا تعالیٰ کے آستانہ پر ہر ایک وقت روح گری رہے اور دعاؤں کے ساتھ اس کے فیض کو اپنی طرف کھینچا جائے۔ اور اس شخص کی طرح ہو جائیں کہ جو سخت پیاسا اور بے دست و پا بھی ہے اور اس کے سامنے ایک چشمہ نمودار ہوا ہے نہایت صافی اور شیریں۔ پس اس نے افتاں و خیزاں بہر حال اپنے تئیں اس چشمہ تک پہنچا دیا اور اپنی لبوں کو اس چشمہ پر رکھ دیا اور علیحدہ نہ ہوا جب تک سیراب نہ ہوا۔

انسان کا علم کسی معلم کا محتاج ہے اور پھر محدود ہے مگر اس کا علم کسی معلم کا محتاج نہیں اور باایں ہمہ غیر محدود ہے۔ انسان کی شنوائی ہوا کی محتاج ہے اور محدود ہے مگر خدا کی شنوائی ذاتی طاقت سے ہے اور محدود نہیں۔ اور انسان کی بینائی سورج یا کسی دوسری روشنی کی محتاج ہے اور پھر محدود ہے مگر خدا کی بینائی ذاتی روشنی سے ہے اور غیر محدود ہے۔ ایسا ہی انسان کی پیدا کرنے کی قدرت کسی مادہ کی محتاج ہے۔ اور نیز وقت کی محتاج اور پھر محدود ہے لیکن خدا کی پیدا کرنے کی قدرت نہ کسی مادہ کی محتاج ہے نہ کسی وقت کی محتاج اور غیر محدود ہے کیونکہ اس کی تمام صفات بے مثل و مانند ہیں اور جیسے کہ اس کی کوئی مثل نہیں اس کی صفات کی بھی کوئی مثل نہیں۔ اگر ایک صفت میں وہ ناقص ہو تو پھر تمام صفات میں ناقص ہوگا۔ اس لئے اس کی توحید قائم نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ اپنی ذات کی طرح اپنے تمام صفات میں بے مثل و مانند نہ ہو۔ (لیکچر لاہور ص ۹-۱۳)

عیب شماری کی بجائے اپنی اصلاح کریں

"عیب شماری کی طرف ہر وقت متوجہ رہنا ٹھیک نہیں۔ کچھ اپنی اصلاح بھی چاہیئے ہمیشہ کسی دوسرے کی عیب چینی سے پہلے اپنی گذشتہ عمر پر نگاہ ڈالو کہ ہم نے اپنی زندگی میں کتنی تبدیلی کی ہے۔ ایک عیب کی وجہ سے ہم کسی شخص کو برا کہہ رہے ہیں۔ کیا ہم میں بھی کوئی عیب ہے یا نہیں اور اگر اس کی بجائے ہم میں یہ عیب ہوتا اور ہماری کوئی اس طرح پر غیبت کرتا تو ہمیں برا معلوم ہوتا یا نہیں۔"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان ولادت

○ مکرم ڈاکٹر لطف الرحمان صاحب الیف آر سی ایس ابن محترم چوہدری عطاء الرحمان صاحب جنرل مینیجر (ریٹائرڈ) واپڈا کے ہاں مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۹۳ء کو امریکہ میں فرزند تولد ہوا ہے۔ نومولود محترم ڈاکٹر عبدالقادر صاحب (راہِ مولیٰ میں جان قربان کرنیوالے) آف فیصل آباد کا نواسہ ہے۔ نام "سعد رحمٰن" تجویز ہوا ہے

احباب نومولود کی صحت و عمر و خادمِ دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری رشید الدین صاحب امیر ضلع گجرات ہفتہ عشرہ سے عرق النساء کے باعث صاحب فراش ہیں اور شدید تکلیف ہے۔

○ محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم ملک حفیظ الرحمٰن صاحب آف کراچی گل بہار نمبر ۲ دیر سے مختلف عوارض کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہونے کی وجہ سے گذشتہ کئی ہفتوں سے صاحبِ فراش ہیں۔

احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

مکرم مرزا عبداللطیف صاحب آف سرائے عالمگیر گجرات بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا کریں

سانحۂ ارتحال

○ محترم ملک ظہور الدین صاحب ۲۴ دسمبر ۹۲ء کو کراچی میں ۷۲ سال کی عمر میں اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ آپ ملک فیروز الدین صاحب آف ساہوالہ کے بیٹے اور ڈپٹی انسپکٹر آف اسکولز ملک محمد فقیر اللہ خان صاحب داماد تھے۔ آپ کو کوٹ رادھا کشن ضلع لاہور اور بعد میں مورو ضلع نواب شاہ میں صدر کی حیثیت سے بھی ایک لمبا عرصہ جماعت کی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔

○ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد الدین مجاہد صاحب مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۹۳ء اچانک دل کا دورہ پڑنے سے وفات پا گئیں آپ کی عمر ۶۳ سال تھی پیدائشی احمدی اور موصیہ تھیں۔ جمعہ کے بعد مکرم محترم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اور موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد مکرم مولوی نعمت اللہ صاحب بشارت مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔

احباب ان سب کی بلندئ درجات کیلئے دعا کریں

کامیابی

○ مکرم محمود احمد ساجد صاحب ابن مکرم ملک محمد اعظم صاحب ٹیچر ہائی سکول ربوہ نے ایم بی بی ایس کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کر لیا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ یہ کامیابی مبارک فرمائے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی بہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۷۶۸ میں محی الدین احمد صدیقی ولد عزیز الدین نے احمد صدیقی قوم صدیقی پیشہ ملازمت عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اورنگی ٹاؤن کراچی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۱۰-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان نمبر ۲/۲۳۹ بلاک آ سیکٹر ۱۱½ اورنگی ٹاؤن کراچی۔ مالیتی -/۷۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محی الدین احمد صدیقی نمبر ۲/۲۳۹ بلاک آ سیکٹر ۱۱½ اورنگی ٹاؤن کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ رحمت علی وصیت نمبر ۱۹۰۰۰۔

مسل نمبر ۲۸۷۶۹ میں تنویر الاسلام ولد رشید احمد قوم مغل پیشہ کاروبار عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن R-409 فیڈرل بی ایریا کراچی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۱۰-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) سرمایہ کاروبار تعمیر مالیتی -/۳۰۰۰۰ روپے (۲) کار ٹیوٹا کرولا ۱۹۸۹ء مالیتی/ دو لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰۰۰ روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ تنویر الاسلام R-409 بلاک نمبر ۱۹ النور سوسائٹی فیڈرل کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ رشید احمد والد موصی۔

بقیہ: صفحہ ۸

پیرراکٹوں سے حملے کئے گئے۔ ان حملوں میں ۱۵ شہری ہلاک اور ۵۰ زخمی ہو گئے ہیں۔ ریڈیو کابل نے ان حملوں کی مذمت کی ہے۔

ایک وقت میں تین کام

دھوئے بھی
چمکائے بھی
کپڑوں کو مہکائے بھی

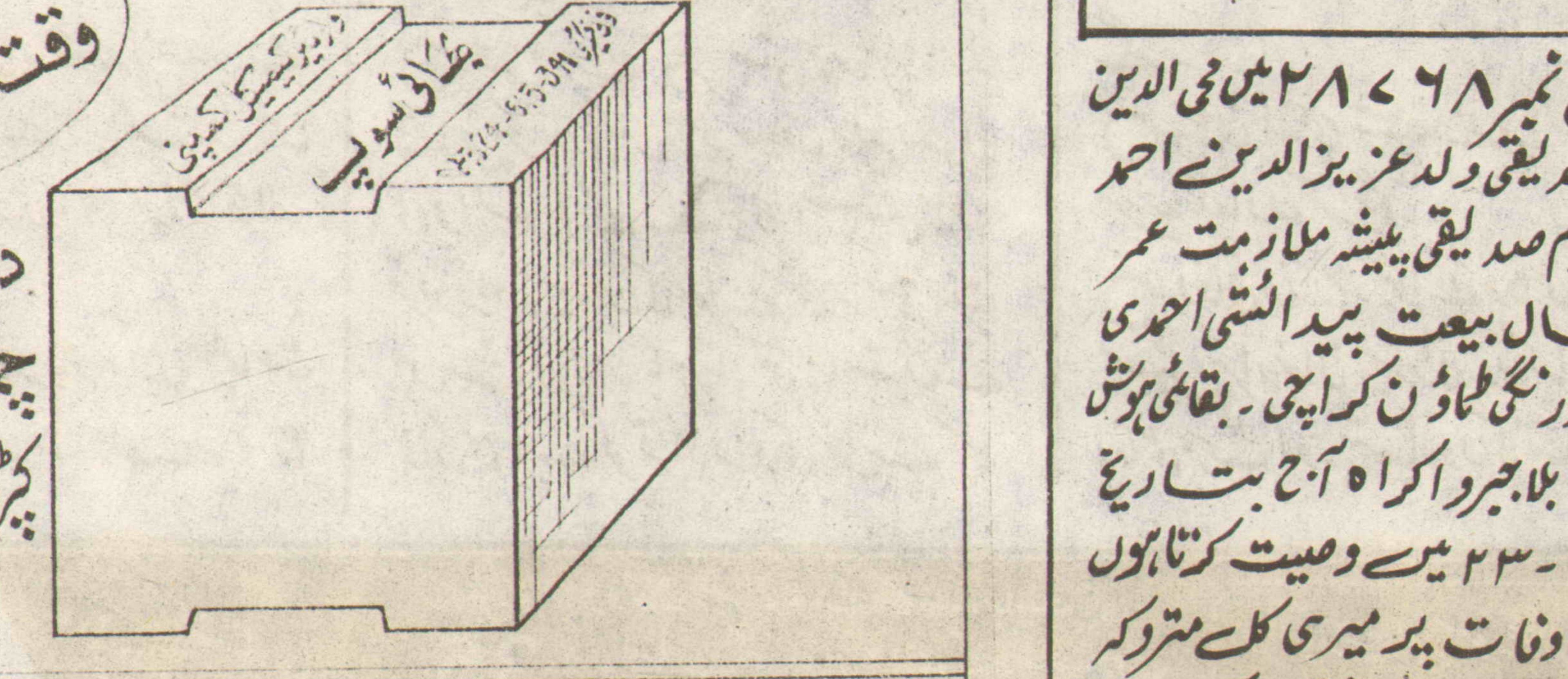

بھائی سوپ رجسٹرڈ

WARRIOR

وزن میں پورا ◉ معیار میں اعلیٰ

بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزا سے تیار ہونے والا صابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کیساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔
اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہور زمانہ وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں۔

وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد

فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۴۲۷۶۴ - ۴۱۲۷۶۴
فیکٹری ۶۱۵ - ۳۴۰ / ۵۲۴،۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۳۰۔ جنوری۔ سردی میں قدرے کمی ہے۔

○ روس کے صدر مسٹر بورس یلسن نے کہا ہے کہ پاکستان کو فوجی امداد دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انہوں نے نئی دہلی میں کہا کہ فوجی تصادموں سے بچنے کے لئے یورپ کی طرز پر ایشیا اور بحرالکاہل میں تنازعات کا حل تلاش کریں۔ انہوں نے کہا کہ روسی حکومت تنازعات حل کرنے میں اپنا کردار ادا کرنے کی خواہش مند ہے۔ انہوں نے کہا کہ روس مسئلہ کشمیر پر بھارت کو حق پر تصور کرتا ہے۔

○ کینیڈا کے شہر مانٹریال میں ہندوؤں نے مرکزی مسجد کو آگ لگا دی پالیسی انشورنس کی رقم ملنے پر مسجد دوبارہ تعمیر ہوگی۔

○ وفاقی وزیر خزانہ مسٹر سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ عالمی کساد بازاری کے باوجود پاکستان میں اقتصادی صورت حال بہتر ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اصلاحات کے بعد سرمایہ کاری میں سو فیصد اضافہ ہوا ہے۔

○ وفاقی وزیر شیخ رشید احمد نے زیورچ میں بتایا ہے کہ پاکستان میں نجی غیر ملکی سرمایہ کاری ۹۰ کروڑ ڈالر تک پہنچ گئی ہے۔

○ وفاقی وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ سندھ سے فوج واپس بلائیں گے تو ایسا متبادل نظام قائم کیا جائے گا کہ امن وامان کی صورتحال پر اثر نہ پڑے۔

○ منشیات کے سمگلروں کے خلاف اینٹی نارکوٹکس فورس قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ فورس کا سربراہ آئی جی کے عہدے کے برابر ہوگا۔ ڈی آئی جی کے عہدے کے چھ افسران ڈائریکٹرز ہوں گے۔

○ امریکہ کے صدر مسٹر بل کلنٹن کے نام محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپنے پیغام میں استدعا کی ہے کہ پاکستان کے لئے امریکی امداد بحال کر دی جائے۔

○ روسی خفیہ ایجنسی نے خبر دی ہے کہ پاکستان ایٹم بم بنا چکا ہے۔ اور پلاٹونیم بم بنانے میں مصروف ہے۔

○ پیپلز پارٹی نے بے نظیر کو صدر اور وزیر اعظم سے مذاکرات کا اختیار دے دیا ہے۔ سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس آٹھ گھنٹے جاری رہا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو صحت کی خرابی کے باعث لندن جا رہی ہیں۔ گذشتہ شب ان کو پیٹ میں شدید تکلیف ہو گئی۔ ڈاکٹروں نے فوری طور پر بیرونی ملک جانے کا مشورہ دیا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو اور پیپلز پارٹی کے دیگر اراکین کے خلاف ریفرنسوں کی واپسی کے لئے قومی اسمبلی میں قرارداد پیش کی جائے گی۔ حکومت میں شامل اور باہر کی کئی جماعتوں نے پی ڈی اے کو قرارداد کی حمایت کا یقین دلا دیا ہے۔

○ خیال کیا جا رہا ہے کہ ۱۴ وفاقی وزارتیں ختم کر دی جائیں گے۔ چند محکمے صوبوں کے حوالے کر دیئے جائیں گے۔

○ چین ایٹمی شعبے میں پاکستان سے مزید تعاون کریگا۔

○ وفاقی وزیر برائے دفاعی پیداوار مسٹر ہزار خان بجارانی نے کہا ہے کہ دفاعی بجٹ اور ہتھیاروں کی تیاری کسی قیمت پر کم نہیں کریں گے۔

○ ملک کے نامور اخبار نویس اور بائیں بازو کے ممتاز صحافی منظر علی خان کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ وہ جمعرات کو وفات پا گئے تھے۔

○ پیپلز پارٹی نے فروری میں عوامی رابطہ مہم شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔

○ گلبدین حکمت یار کی طرف سے کابل

باقی ص ۲ پر

ڈاکٹر سلام صاحب کا دورۂ ڈھاکہ

روزنامہ ڈان کراچی نے ۲۷۔ جنوری کے شمارے میں اپنے خاص نمائندے کے حوالے سے ذیل کی خبر دی ہے۔

ڈھاکہ: ۲۶۔ جنوری۔ نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام بنگلہ دیش کے چار روزہ دورے پر ۱۲۔ فروری کو یہاں پہنچیں گے۔

ڈاکٹر عبدالسلام جو اٹلی میں قائم شدہ تھرڈ ورلڈ اکیڈیمی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے سربراہ ہیں اپنے دورے کے دوران ۱۳۔ فروری کو آگارگاؤں میں اس اکیڈیمی کے ساؤتھ ایشیا ریجنل سنٹر کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔ ڈھاکہ کے اس مرکز کا نام "انٹرنیشنل سنٹر فار سائنس اینڈ ٹیکنالوجی۔ خصوصی طور پر برائے گنجان آباد ممالک" رکھا گیا ہے۔

اس سنٹر کے ڈھاکہ میں قیام کے بیشتر اخراجات یہ اکیڈیمی برداشت کرے گی۔ بنگلہ دیش کی حکومت نے ڈھاکہ میں ایک ایکڑ زمین اس مقصد کے لئے الاٹ کر دی ہے۔

مجوزہ انٹرنیشنل سنٹر فی الحقیقت ایک ٹیکنالوجی ٹرانسفر ہوگا۔ بنگلہ دیش کا اٹامک انرجی کمیشن جو کہ اس وقت ڈھاکہ یونیورسٹی کیمپس میں قائم تھا۔ اب اس اکیڈیمی کے قریب منتقل کر دیا جائے گا۔

DAWN WEDNESDAY, JANUARY 27, 1993

Dr Salam to visit Dhaka

From Our Special Representative

DHAKA, Jan 26: Nobel laureate Dr Abdus Salam of Pakistan, will arrive here on Feb 12 on a four-day visit to Bangladesh.

Dr Salam, chief of Third World Academy of Science and Technology based in Italy, will lay the foundation of the South Asia Regional Centre of the Academy at Agargaon in the city on Feb 13.

The Dhaka centre of the academy will be named "International centre for science and technology: specially for the densely populated countries."

The academy will bear major part of the expenditure for setting up its Dhaka head office. Bangladesh government has allotted one acre of land for the Dhaka office of the academy.

The proposed international centre will mainly be a technology transfer centre. The Bangladesh Atomic Energy Commission, now housed on the Dhaka University campus, will be shifted near the academy.

دانت اچھے صحت اچھی
دانت نکالنا کوئی علاج نہیں
دانت مت نکلوایئے
دانت درد کا فوری علاج
35 سالہ تجربہ کار
دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ دانتوں کے کراؤن بنوانے کیلئے تشریف لاویں
شریف ڈینٹل کلینک ربوہ فون 418
دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض مثلاً پائیوریا ماسخورہ۔ خون کا آنا۔ پانی کا گرم اور سرد لگنے کا تسلی بخش علاج ✽ فل سیٹ کے ماہر
ٹیڑھے اور بدصورت دانت سیدھے اور خوبصورت کئے جاتے ہیں

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس
SPERMATOZOA COURSE RS 200/-
عورتوں کیلئے کورس
بانجھ پن کورس STERILITY COURSE RS 100/-
اٹھرا کورس ATHRA COURSE RS 100/-
تفصیلی لٹریچر مفت
کیورٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
رجسٹرڈ۔ ربوہ
فون: ۶۰۶-۷۷۱

بے روزگار خدام کیلئے سنہری موقع
۱۔ ہماری فیکٹری میں آٹو ربڑ پارٹس کا کام سکھایا جاتا ہے دوران ٹریننگ ۸۰۰/- روپے ماہوار وظیفہ بھی دیا جائے گا۔
۲۔ آفس ورک کے لئے کم از کم میٹرک پاس خدام کی ضرورت ہے جن کی عمر ۲۵ تا ۳۵ سال ہو۔
۳۔ دفتر اور گھر کے لئے دو مددگار کارکنوں کی ضرورت ہے۔
میاں بھائی
پتہ برائے رابطہ: پٹھہ کمانی فیکٹری گلی ۵ نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب الدین جی ٹی روڈ شاہدرہ۔ لاہور۔
فون: ۲۷۱۷۷۹ - ۲۷۰۹۲۶
۲۷۴۷۴۷

افتتاح۔ افتتاح۔ افتتاح
ماڈرن شوز سٹور اقصیٰ روڈ ربوہ
باٹا۔ سروس اور پرائیویٹ
اعلیٰ کوالٹی کی ضمانت کے ساتھ
یکم فروری ۹۳ء ۳ بجے سہ پہر سے افتتاحی تقریب سے خدمت کا آغاز۔ احباب سے کاروبار میں برکت کیلئے دعا کی درخواست ہے